Lesson 7: Ale Imraan (Ayaat 78 - 91): Day 145

سُوۡرَۃُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر

ہم آیت 79 اور 80 کو اکٹھا دیکھتے ہیں؛

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّؤۡتِيَهُ اللّٰهُ الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوۡلَ لِلنَّاسِ كُوۡنُوۡا عِبَادًا لِّىۡ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ كُوۡنُوۡا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنۡتُمۡ تُعَلِّمُوۡنَ الۡكِتٰبَ وَبِمَا كُنۡتُمۡ تَدۡرُسُوۡنَۙ

﴿۷۹﴾ کسی انسان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ اسے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ لیکن کہے گا کہ تم لوگ اللہ والے بن جاؤ اس لیے کہ تم اللہ کی کتاب سکھاتے ہو اور اس واسطے کہ تم پڑھتے ہو۔

یعنی یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ کا منتخب کیا ہُوا کوئی سچا نبی ایسا کہے۔

وَلَا يَاۡمُرَكُمۡ اَنۡ تَتَّخِذُوا الۡمَلٰٓـئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرۡبَابًا ؕ اَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡكُفۡرِ بَعۡدَ اِذۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ

﴿۸۰﴾ اور نہ یہ جائز ہے کہ تمہیں حکم کرے کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر سکھائے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔

مشرکینِ مکّہ کا یہ عقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ وہ فرشتوں کو بھی پوجتے تھے۔ یہاں نصاریٰ (اہلِ کتاب) کی طرف بھی اشارہ ہے کہ کوئی نبی انسانوں کو نہ تو یہ کہے گا کہ میرے بندے بن جاؤ اور نہ ہی یہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا نبیوں کی عبادت کرو۔ یعنی نبیؑ کبھی کفر کا حکم نہیں دیتے۔

اس آیت میں شرک کی جڑ کاٹ دی گئی۔ مختلف لوگوں کو شرک مختلف طرح کا ہوتا ہے۔

وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا۔۔۔ اور نہ یہ جائز ہے کہ تمہیں حکم کرے کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو۔

مشرکین مکّہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے اور لات، منات اور عزیٰ کی عبادت کرتے۔ اُن کے بُت بنا رکھے تھے۔ اور عیسائی نبی عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے۔ جو کہ شرک ہے۔

اللہ بلا شرکت غیر رَبّ ہے۔ اللہ کی پہچان بندے کے اندر ہے۔ اس لئے ہر مذہب والا اللہ کو رَبّ مانتا ہے لیکن وہ ساتھ میں شرک بھی کرتے ہیں۔

کیا وہ تمہیں کفر سکھائے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔ نبی کبھی ایسا نہیں کرے گا!

ہم نے شخصیت پرستی نہیں کرنی، کسی قسم کا شرک نہیں کرنا۔ یہود و نصاریٰ اور دیگر قوموں نے نبیوں کے بعد اپنے بزرگوں اور کچھ خاص جگہوں کی عبادت شروع کر دی۔ اصل بات یہ ہے کہ یکسو ہو جائیں اور اللہ سے جُڑ جائیں۔

ہم نے صرف اللہ کو ماننا ہے۔ یعنی صرف اور صرف اللہ میرا رَبّ ہے۔

اللہ کسی قسم کی پارٹنر شپ کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ اور بندے کے درمیان ڈائریکٹ تعلق ہونا چاہیئے۔

یہاں رَبّانی بننے کی بھی بات کی گئی ہے۔ عام زندگی میں ہم رَبّانی ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ خوشی کے وقت میں اپنی مرضی کرتے ہیں یا کچھ دوسرے لوگوں کو راضی کرتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ غم کی حالت میں صبر نہیں کر پاتے اور اللہ کو ناراض کر لیتے ہیں۔

فوکسڈ ہو جائیں۔ ہم اس دُنیا میں امتحان کے لئے آئے ہیں۔ ہم پر کوئی بڑی مصیبت بھی آجائے تو ہم اللہ کے ساتھ تعلق کو جوڑے رکھیں۔ اللہ ہم سے یہی چاہتا ہے کہ ہم اُسکے بندے بن کر رہیں۔

ہمیں اللہ غم دے یا خوشی دے۔ مال دے یا واپس لے۔ اللہ سخت حکم دے یا آسائشیں دے۔ ہم نے اللہ کے بندے بن کر رہنا ہے۔ کچھ مانگنا ہے تو اللہ سے اور کچھ دُکھ سُکھ کرنے ہیں تو اللہ سے۔ اللہ کوئی حکم دے تو ماننا ہے پسند ہے یا نہیں پھر ہی ہم رَبّانی بنیں گے۔ جب ہم اس درجے پر پہنچیں گے تو ہمیں اللہ کی سچّی محبت ملے گی۔

اللہ نے ہمیں رَبّانی بننے کا حکم دے کر ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ کائنات کی ہر چیز اللہ کے آگے جھکی ہوئی ہے۔ کائنات کی ہر چیز اللہ کی عبادت کرتی ہے۔ ہمیں تو خوشی ہونی چاہئے کہ اللہ نے ہمیں اپنے بندے بنالیا ہے

ہمیں کیسے پتا چلے کہ ہم رَبّانی بن رہے ہیں؟ اگر تو دن بدن اللہ کی محبت ہمارے دِل میں بڑھ رہی ہے اور دُنیا میں دلچسپی کم ہو رہی ہے، دنیا والوں سے بے نیازی پیدا ہو رہی ہے تو الحمدللہ ہمارے قدم رَبّانی بننے کی طرف جارہے ہیں۔ رَبّانی بننے پر ایک چھوٹی سی کتاب ہے جو نورالقرآن ویب سائٹ پر موجود ہے۔ آپ وہاں سے لیکچر سُن سکتے ہیں کہ ہم رَبّانی کیسے بنیں۔ ہم اپنی روزمرّہ کی زندگی میں جو چھوٹے چھوٹے کام کرتے ہیں۔ اُن میں روح پیدا ہو جاتی ہے۔

ہم جو علم حاصل کر رہے ہیں اگر وہ ہمیں اللہ کے نزیک کر رہا ہے تو پھر ہم رَبّانی بن رہے ہیں اور صحیح علم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ اور نبیؐ سے ہم سب محبت کرتے ہیں۔ اُس محبت کا اظہار کیسے کرنا ہے وہ بھی ہمیں علم حاصل کرنے سے پتا چلتا ہے۔ سُنّت کی پیروی کرنے سے ہی ہم رَبّانی بنیں گے۔

یعنی عمل اللہ کے نبیؐ والا ہونا چاہیئے۔ ہم کوئی غلط کام کر کے نہیں کہہ سکتے کہ اللہ سے محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہم نے اللہ سے محبت کیسے کرنی ہے۔ اپنے عمل سے ظاہر کرنی ہے۔

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۱﴾ کہہ دو اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تاکہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (۳۱) سورۃ آل عمران

رسولؐ نے اللہ سے محبت کیسے کی؟ کیا وہ قوالی گاتے تھے یا وجد میں آجاتے تھے؟ اللہ کے نبیؐ تہجد میں اللہ کو یاد کرتے، راتوں کو عبادت کرتے، قرآن پڑھتے، نوافل ادا کرتے اور راتوں کو جاگتے۔

یہ دو چیزیں بہت اہم ہیں۔ اللہ کی محبت اور اتباعِ رسولؐ پھر ہی اللہ کی محبت اور بخشش ملے گی۔ پھر ہی ہم ربّانی بنیں گے۔ یاد رکھیں جو اُستاد خود اللہ سے جڑا ہو گا وہی لوگوں کو اللہ سے جوڑے گا۔

اگلی آیات کا ٹائٹل ہے 'اسلام': اسلام کیا ہے؟

اَفَغَيۡرَ دِيۡنِ اللّٰهِ يَبۡغُوۡنَ وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّكَرۡهًا وَّاِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾ کیا اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں حالانکہ جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے خوشی سے یا لاچاری سے سب اسی کے تابع ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

صرف انسانوں کا نہیں ساری کائنات کا دین اسلام ہے۔ سورج چاند ستارے سب مسلمان ہیں۔ قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر چیز اللہ کے آگے جھکتی ہے۔ ہر چیز اللہ کے حکم کی پابند ہے۔ ہر چیز اللہ کی اطاعت گزار ہے۔ جب ہم اطاعت گُزار بن جاتے ہیں۔ تو ہم کائنات کے موافق کام کرنے لگتے ہیں۔

مثال۔ جب ہم اپنا موبائل فون لیپ ٹاپ یا کمپیوٹر کے ساتھ پلگ اِن کرتے ہیں تو لنک بن جاتا ہے۔
معلومات ادھر سے ادھر پہنچ جاتی ہیں۔

ہم کائنات میں خوش تب رہیں گے جب ہم کائنات کے موافق، سب چیزوں سے مل کر کام کرینگے۔

اللہ جب کسی چیز کو حکم دیتاہے ہو جاتو پس وہ ہو جاتا ہے،

فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴿١١﴾

پس اس کو (آسمان) اور زمین کو فرمایا کہ خوشی سے آؤ یا جبر سے دونوں نے کہا ہم خوشی سے آئے
ہیں ۔ سورۃ فصّلت: آیت 11

سورج کبھی پانچ بجے صبح آتا ہے کبھی صبح آٹھ بجے یا پھر کبھی صبح 2 بجے۔ سورج اللہ کے حکم کا پابند ہے۔

ہم جب دِل چاہے اُٹھتے ہیں۔ اگر ہم بھی کائنات کے ساتھ مل جائیں۔ تو تعاون شروع ہو جائے گا۔
سورج بھی اللہ کا فرمانبر دار، میں بھی اللہ کی فرمانبر دار۔ چاند اللہ کا اطاعت گزار، میں بھی اللہ کی
اطاعت گزار۔ ایک ربط پیدا ہو جاتا ہے۔ چاند دیکھنے کی دُعا دیکھ لیں۔

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ.

”اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکتِ ایمان، خیریت اور سلامتی والا کر دے اور (ہمیں) توفیق دے
اس (عمل) کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“

حدیثؐ کے مطابق سورج روزانہ ڈوبنے کے بعد اللہ کے عرش کے سامنے سجدے میں چلا جاتا ہے۔

پھر اُسے حکم ہوتا ہے کہ اب واپس جاؤ۔ ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ اُس کو واپس نہیں بھیجا جائے گا۔ پھر اللہ اُس کو حکم دے گا کہ آج مغرب سے واپس جاؤ۔ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہو گا۔ اور اُس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

ایک دفعہ بیت المقدس کی فتح کا واقعہ ہے۔ یوشع بن نون کا دور تھا۔ مسلمانوں اور منکرین کی لڑائی ہو رہی تھی۔ یوشع بن نون نے دُعا مانگی تو اللہ نے سورج کو روک دیا۔ مسلمان جیت گئے پھر سورج غروب ہُوا۔ کائنات کی ہر چیز اللہ کے حکم کی پابند ہے۔ حکم ملے گا تو پھر ہی کام ہو گا۔

ایک روایت ہے کہ سورج چاند کو بھی جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ان کو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن اِن کی عبادت کرنے والوں کو سبق دیا جائے گا کہ یہی وہ دیوتا ہیں جن کی تم پوجا کرتے تھے۔

درخت دیکھ لیں کیسے ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ سورج اور چاند کیسے آپس میں مل جُل کر رہتے ہیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ اللہ کی ذات کتنی بڑی ہے۔ ہر چیز اُس کے قبضے میں ہے۔ کائنات کی ہر چیز پر اُس کو حکم چلتا ہے۔ ایک انسان کی کیا وقعت ہے؟

دل کی خوشی سے اللہ کے اطاعت گزار بن جائیں۔ اللہ کو راضی کرنے کی فکر کریں۔ اللہ کے احکام کو خوشی سے مانیں۔ آج دُنیا میں اللہ سے جُڑ جائیں۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ ہمیں اللہ کے سامنے پیش ہونے سے ڈر نہیں لگے گا۔ ہم خوشی سے محبت سے اللہ سے ملاقات کرینگے۔ ہم نے تیاری کی ہوئی ہو گی۔

مومن موت کے وقت تیار ہوتا ہے۔ ہم نے اللہ کا بننے کی تیاری کرنی ہے۔ ہماری زندگی آسان ہو جائے گی۔ اپنی خوشی سے اللہ کے آگے جھک جائیں۔

وَّاِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ۔ اور اُسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ یعنی خوشی سے یا اپنی مرضی نہیں آرہے۔

جب حکم ہو گا وہ آجائینگے۔ لوٹائے جائینگے۔ ہم کیسا محسوس کرینگے؟

اسلام طریقۂ زندگی ہے۔ زندگی گزارنے کا ایک مکمل طریقہ۔ ایک ضابطۂ حیات۔

نماز، روزہ آسان ہے۔ لیکن اللہ کے احکام کو زندگی بنا لینا مشکل لگتا ہے۔ اپنی موت کا وقت یاد کریں۔

کیسی موت چاہتے ہیں؟ حدیث کا خلاصہ ہے کہ بندہ جس طرح کے کام کرتا ہے موت اُسی حالت میں آئے گی۔ ہم کیا چاہتے ہیں کہ ہم کیا کام کر رہے ہوں تو ہمیں موت آجائے؟

نیکی کے کام کریں تاکہ موت جو کبھی بھی آسکتی ہے اچھی حالت میں آئے۔

آگے نجران کے وفد سے اور ہم سب سے فرمایا جا رہا ہے؛

قُلۡ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَعِيۡسٰى وَالنَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۴﴾ کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اور جو کچھ ابراھیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر نازل کیا گیا اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے ملا ہم اُن میں سے کسی کو جدا نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

ایک نیو مسلم نے کہا کہ میں پہلے بھی اچھے کام کرتا تھا لیکن جب سے مسلمان ہُوا ہوں تو یوں لگتا ہے کہ سکون مل گیا۔

س ب ط۔ پوتے کو کہتے ہیں اور وَالۡاَسۡبَاطِ اگلی نسل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

تلک الرسل سے بات شروع ہوئی اور یہاں کتنے نبیوں اور رسولوں کا تذکرہ آگیا۔ یہی اسلام ہے۔ نبیوں کا طریقہ۔ نبیوں اور رسولوں کی پیروی۔ یہ کوئی نیا دین نہیں ہے۔ سب سے کہا جارہا ہے کہ ہر نبی اور رسول اور نیک انسان کا دین اسلام ہی تھا۔ دِل کو کتنی خوشی اور تسلی ہو جاتی ہے کہ میں بھی ایسے خوش قسمت لوگوں میں شامل ہوں۔ جو سب اللہ کے فرمانبردار اور اطاعت گزار تھے۔

سورالبقرہ اور تیسرے پارے کے شروع میں بھی بات ہو چکی کہ بعض نبیوں اور رسولوں کو بعض پر فضیلت دی گئی ہے لیکن لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ہم اُن میں کوئی فرق نہیں کرینگے۔ ہم سب پر ایمان لائیں گے۔ پیروی اللہ کے نبی ﷺ کی کرینگے۔

اگر اس کے خلاف کوئی چلتا ہے تو کیا ہو گا؟

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾

اور جو کوئی اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

اسلام کی مہر لگی ہو گی تو قبول ہو گا۔ ورنہ پھر کوئی نیک عمل بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ کرنسی نوٹ وہی استعمال ہو گا جو اُس ملک کی مہر کے ساتھ ہو گا۔ قیامت کے دِن ہر وہ عمل قبول ہو گا جس پر دین اسلام کی مہر لگی ہو گی۔ اللہ اور نبیؐ کی اطاعت لازم ہو گی۔ اپنی مرضی سے کچھ نئی بات نہیں نکال سکتے۔

جس مُلک میں رہنا ہو گا وہیں کے قانون کی پابندی لازمی ہے۔ ہر ملک کے اُصول ضوابط ماننے ہونگے۔ ہم اپنی مرضی سے کسی ملک کا قانون نہیں بدل سکتے۔

اگر کوئی امام یا مذہبی لیڈر کچھ بدل بھی دے گا تو مرضی اللہ کی چلے گی۔ اللہ کے حکم کے مطابق نہیں ہو گا تو قبول نہیں ہو گا۔

اس دُنیا میں اپنی مرضی چلا بھی لیں گے تو اللہ کے پاس جا کر "فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ تو وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا" یہاں سے سوچ سمجھ کر اپنا سامان لے کر جائیں۔ ایسے نیک اعمال لے کر جائیں جو اللہ قبول کرینگے۔ دین تو اسلام ہی ہے۔

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾

اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر راہ دکھائے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے ہیں کہ بے شک یہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں آئی ہیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔

جو کلمۂ شہادت پڑھ کر پھر کافر ہو گئے۔

اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ ایسے لوگوں کی یہ سزا ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔

سوچیں ذرا کتنی بڑی سزا۔ کہ اللہ ناراض ہو جائے اور کسی انسان پر لعنت بھیجے۔ پھر فرشتوں کی لعنت اور انسانوں کی لعنت۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اُن سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ وہ مہلت دیے جائیں گے۔

ایک روایت ہے کہ ایک انصاری مرتد ہو گیا پھر وہ بہت شرمندہ تھا تو اُس نے یہ سوال کیا؛

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾

مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور نیک کام کیے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی توبہ کرے اور پھر نیک اعمال بھی کرے۔ اپنے کئے پر شرمندہ ہو اور پھر صحیح راستے پر لگ جائے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآ
لُّوْنَ ﴿٩٠﴾ بے شک جو لوگ ایمان لانے کے بعد منکر ہو گئے پھر انکار میں بڑھتے گئے ان کی توبہ ہرگز
قبول نہیں کی جائے گی اور وہی گمراہ ہیں۔

اور اگر کوئی مرتد ہو جائے اور نہ تو توبہ کرے اور نہ ہی شرمندہ ہو تو وہی گمراہ لوگ ہیں۔

آگے پارے کی آخری آیت ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ
افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٩١﴾

بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت میں مر گئے تو کسی ایسے سے زمین بھر کر سونا بھی قبول نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ اس قدر سونا بدلے میں دے ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور اُن کا کوئی مددگار نہیں ہو گا(۹۱)

اسلام لانے کے بعد بندے کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

انسان سے گناہ ہو جاتے ہیں یہ فطری بات ہے۔ انسان کپڑے پہنتا ہے گندے ہو جاتے ہیں۔ سر کے بال جھڑتے رہتے ہیں۔ پاؤں پھسل سکتا ہے۔گر جائیں تو اُٹھ جائیں۔

اللہ چاہتا ہے کہ ہم توبہ کریں اور پھر نیک اعمال کریں۔ غلطی ہو جائے لیکن سنبھل جائیں۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو (۲۵) سورۃ الشوریٰ

کوئی امام، پادری توبہ قبول نہیں کر سکتا۔ اللہ ہی اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے۔

اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۴﴾

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقات لیتا ہے اور بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (۱۰۴) سورۂ توبہ

پھر آگے فرمایا جارہا ہے؛

وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۸﴾

اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہے جو برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے اس وقت کہتا ہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور اسی طرح ان لوگوں کی توبہ

بھی قبول نہیں ہے جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے

(۱۸) سورۃ النساء

ہمیں توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیۓ، نجانے کب موت کا وقت آجاۓ۔

ترمذی کی روایت ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا: "إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ نزع کی کیفیت طاری ہونے سے پہلے تک بھی قبول فرمالیتا ہے۔

ایک اور روایت ہے کہ روزِ قیامت ایک جہنمی زمین بھر کر سونے بھی دے تو پھر بھی جہنم سے نہیں بچ سکے گا۔ جتنا مرضی نیک کام کریں۔ غریبوں کے کام آئیں لیکن اگر شرک کرتے ہیں۔ تو قبول نہیں کئے جائیں گے۔

عبداللہ بن جدال ایک منکر تھا جو بہت نیک کام کرتا تھا۔ اللہ کے نبیؐ سے اُس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوںؐ نے فرمایا کہ اُس کے نیک اعمال کا اُسے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ اُس نے اللہ سے توبہ ہی نہیں کی۔ جب تک توبہ نہیں کرینگے گناہوں کی بخشش نہیں ہو گی۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی بھی کسی کے کام نہ آئے گا اور نہ اس سے بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی اور نہ وہ مدد دیے جائیں گے (۱۲۳)

سورۃ البقرہ

پھر سورۂ ابراہیم میں فرمایا گیا؛

قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾

میرے بندوں کو کہہ دو جو ایمان لائے ہیں نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ دوستی (۳۱)

الحمد للہ ہمارا تیسرا پارہ مکمل ہو گیا۔ قرآن کو پڑھ کر ہم ایک دروازے سے دوسرے میں داخل ہو جاتے ہیں۔